Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | منگل ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ، ۲۹ نبوت ۱۳۶۷ ہش، ۲۹ نومبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۲

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو کام تم کرنا چاہتے ہو وہ اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے

خدا تعالیٰ نے اب اس کارروائی کا ارادہ کیا ہے جو اتمام حجت کے بعد کیا کرتا ہے

"میں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری تائید میں آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے ہماری طرف سے ہر پہلو کے لحاظ سے لوگوں پر حجت پوری ہو چکی ہے اس لئے اب خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے اُس کارروائی کے کرنے کا ارادہ فرمایا ہے جو وہ اپنی سنتِ قدیم کے موافق اتمام حجت کے بعد کیا کرتا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ بدزبانیوں اور فضول بحثوں سے باز نہ آئیں گے تو ایسا نہ ہو کہ آسمانی کارروائی میں کوئی تاخیر اور روک پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ ہمیشہ اس کا عقاب ان لوگوں پر ہوتا ہے جن پر اس کے فضل اور عطایا جات بے شمار ہوں اور جنہیں وہ اپنے نشانات دکھا چکا ہوتا ہے۔ وہ ان لوگوں کی طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتا کہ انہیں عتاب یا خطاب یا ملامت کرے جن کے خلاف اس کا آخری فیصلہ نافذ ہونا ہوتا ہے۔ ...... ممکن ہے کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی گالیاں افتراء پردازیاں اور بدزبانیاں خدا تعالیٰ کے سچے سلسلے کی نسبت سن کر اضطراب اور استعجال میں پڑیں۔ مگر انہیں خدا تعالیٰ کی اس سنت کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیئے اس لئے میں پھر اور بار بار بتاکید حکم کرتا ہوں کہ جنگ و جدال کے مجمعوں تحریکوں اور تقریبوں سے کنارہ کشی کرو۔ اس لئے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو یعنی دشمنوں پر حجت پوری کرنا وہ اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادتِ الٰہی اور تزکیہ و تصفیۂ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی ان عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی۔ مگر تم خوانخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْعَاقِبَۃُ عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُتَّقِیْنَ اسی لئے متقی بننے کی فکر کرو۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۲، ۲۸۳)

جماعت احمدیہ کا ۹۲واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر/فتح ۱۳۶۷ ہش/۱۹۸۸ء بروز پیر، منگل، بدھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

احباب اس بابرکت جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

اخبارِ احمدیہ

لنڈن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بھجواتے ہیں

اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے

خصوصی درخواستِ دعا

پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیرانِ راہِ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں یہ تمام افراد احباب جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے احباب کی مخلصی اور نجات کی تدبیروں کو کامیاب کرے اور ان سب احباب کو استقامت کے ساتھ قربانی ہمیشہ کرنے کی توفیق دے اور اپنی جناب سے ان قربانیوں کو قبول کر کے ان تمام احباب کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔

یہ احباب ہیں سکھر کے محترم پروفیسر ناصر احمد قریشی، محترم رفیع احمد صاحب قریشی، ساہیوال کے مکرم رانا نعیم الدین صاحب مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم ملک محمد دین صاحب مکرم محمد حاذق صاحب مکرم عبد القدیر صاحب مکرم نثار احمد صاحب اور متعدد دوسرے احباب جن کے ناموں کی فہرست بڑی طویل ہے۔

یہ سب اسیرانِ راہِ مولیٰ احباب جماعت کی خاص الخاص دعاؤں کے حقدار ہیں۔

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔"

فضل عمر ہسپتال خدمتِ خلق کی قابل رشک تاریخ کا مالک ہے۔ اس کے مستحق مریضوں کے مفت علاج کے لئے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

الفضل خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں؛

(ادارہ)

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ر نبوت ۱۳۶۷ ہش
۲۹ر نومبر ۱۹۸۸ء

وقفِ نَو

حضرت امام جماعت احمدیہ نے وقفِ نَو کی تحریک جو عالمگیر جماعت کے سامنے پیش فرمائی ہے۔ اور جس کا مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت ان دو سالوں میں اپنے گھروں میں پیدا ہونے والے بچے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور نئی صدی کے آغاز پر واقفین کی ایک بہت بڑی فوج اپنے آقا و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کریں۔ اس تحریک کے پہلو تو بہت سے ہیں۔ لیکن دو پہلو سب سے نمایاں اور سب سے افادیت کے حامل نظر آتے ہیں۔ ان میں سے ایک پہلو تو یہ ہے کہ جو شخص اپنے آج پیدا ہونے والے بچے کو خدمت دین کے لئے وقف کرے گا وہ خود بھی آئندہ آنے والے دنوں میں اپنے وقف شدہ بچے کو حقیقی معنوں میں وقف کے قابل بنائے گا۔ ہر صبح اسے یہ بات اپنی آنکھوں کے سامنے ایک حقیقت بن کر ابھرتی ہوئی نظر آئے گی کہ وقت آنے پر اس کا یہ بیٹا (یا بیٹی) دین کی خدمت کرے گا اور اس لئے اس کی تربیت پر اس رنگ میں توجہ دی جائے کہ وہ خدمت دین کا اہل بن سکے۔ ہر شام اسے یہ جائزہ لینے پر مجبور کرے گی کہ گزرے ہوئے دن میں اس نے اپنے واقف زندگی بننے کے لئے کیا ہے اور کیا کچھ وہ نہیں کر سکا تاکہ آئندہ وہ اس پر اپنی توجہ مرکوز کر سکے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ جس بچے کی اس رنگ میں ایک لمبے عرصہ تک تربیت کی جائیگی وہ کردار کا سونا بن کر کیوں نہیں چمکیگا۔ اور جو باپ اس کی تربیت کرے گا (اور اس میں ماں اور اس کے بہن بھائی بھی شامل ہیں) اس کی اپنی قلبی کیفیات ہر روز روحانیت کو مستقل پا کر بہتر سے بہتر کیوں نہ ہو جائیں گی۔ گویا کہ بچے کو پیدائش سے پہلے یا پیدائش کے وقت وقف کرنے کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلے گا کہ وقف کرنے والا خود بہتر سے بہتر بنتا چلا جائے گا۔ اور جسے وقف کیا گیا ہے اس کی بھی نہایت احتیاط کے ساتھ تربیت کی جائے گی۔

دوسرا پہلو جو اس تحریک کی افادیت کا مظہر ہے وہ یہ ہے کہ جب حقیقی طور پر دنیا کو واقفین کی ایک بہت بڑی فوج کی ضرورت ہوگی وہ اپنے روحانی اسلحہ سے لیس ہر فرد بشر کی خدمت پر اپنے آپ کو مامور پائیں گے۔ اس میں کیا شک ہے کہ دنیا کے حالات نہایت تیزی سے بدل رہے ہیں اور انسانیت گروہ در گروہ اس وقت آستانۂ الوہیت پر کھنچی چلی آ رہی ہے۔ ہر طرف سے ناامیدی اور مایوسی اور تلاشِ حق میں ضیاع وقت کے پیش نظر انسان اب اپنے حقیقی آقا و مولےٰ کا ہاتھ پکڑنے پر مائل ہو رہا ہے۔ آئندہ چند برسوں میں دنیا یقیناً ایک ایسا پلٹا کھائے گی کہ جھوٹے بت چاہے پتھروں کی صورت میں ہوں یا انسانوں کی صورت میں ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگیں گے اور خیرہ نگاہیں اس بات کی خواہش کریں گی کہ ازلی نور کی کوئی کرن ان پر پڑے اور ان کی زندگیاں سنور جائیں۔ یہ وہ وقت ہے جب واقفین ایک بہت بڑی تعداد میں اپنے آپ کو آگے لائیں گے اور دنیا کی اصلاح کا باعث بنیں گے دیگر لوگ خدا کے آستانہ پر آنے اور وہاں جبیں سائی کرنے کے لئے تیار ہوں اور انہیں کوئی راستہ دکھانے والا نہ ہو اور وہ ٹامک ٹوئیاں مارتے رہیں تو یہ امر دنیا کے لئے نہایت درجہ مایوسی پیدا کرنے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ فراست نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے اس وقت اس تحریک کا آغاز کروا دیا ہے کہ دوست آج سے پندرہ بیس سال بعد آنے والے وقت پر اپنی توجہ مرکوز کریں اور اپنے بچوں کو وقف کر کے انکی ایسی تربیت کریں کہ وہ دنیا کو راہِ راست پر لانے میں ممد ثابت ہوں اور ہر نومولود کی تربیت کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس تحریک کو اس طرح بھی نوازا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے ہونیوالے بچے وقف کئے ان سب سے اس عرصہ میں اکثریت کے ساتھ نرینہ اولاد ہوئی۔ اگرچہ لڑکی کا وقف بھی اپنی جگہ بہت اہمیت کا حامل ہے لیکن ظاہر ہے کہ میدان عمل میں اور پھر جب میدانِ عمل دنیا کا ہر خطہ ہو تو نرینہ اولاد ہی زیادہ تر اس فریضہ کو انجام دے سکتی ہے۔ اس لئے بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فعل اس تحریک کی قبولیت کا ثبوت ہے۔

"کیا آپ نے اپنے ہونے والے بچے کو وقف کر دیا ہے!"

ہماری طرف سے مندرجہ بالا الفاظ کو آپ یاد دہانی سمجھیں اور اس پر عمل کرنے کیلئے اپنے ارادوں کو مضبوط بنائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو۔ ہم سب کو۔ توفیق دے۔ آمین۔

هر آرزو میں تیری رضا ہو مرے خدا
تو میرے ہر عمل کی جزا ہو مرے خدا
صرف اپنے گھر کی بات سے بنتی نہیں ہے بات
سارے جہاں کو امن عطا ہو مرے خدا
(ابوالاقبال)

الفضل

ہے صدائے امام اس کی جاں
اس کے دامن میں مجلسِ عرفاں

خطبۂ حضرتِ امام کے ساتھ
منسلک ہے جہاں کا امن و اماں

آپ کی بات بات قند و نبات
اس سے محظوظ سارے پیر و جواں

آگ ہے آگ ہر چہار اطراف
ساری دنیا سے اٹھ رہا ہے دھواں

خون بہتا ہے خوں برستا ہے
چشمہ چشمہ میں نفرتیں ہیں رواں

بھائی کی شاہ رگ پہ بھائی کا ہاتھ
باپ بیٹا ہیں صرفِ وہم و گماں

خالقِ دوجہاں کو بھولے ہیں
غمگسار و رفیق ہے شیطاں

الغرض حال یہ ہے دنیا کا
دل کی تسکین ہے یہاں نہ وہاں

ہم نے اللہ کے کرم سے نسیم
دل سے باندھا ہے عہد و پیماں

اپنے الفضل کو بنائیں گے
آدمیت کے درد کا درماں

ہم بجھائیں گے نفرتوں کی آگ
ہوگی الفت جہاں میں جلوہ کناں

لوگ ڈھونڈیں گے اور پالیں گے
اپنے خالق کا فضل اور احساں

نیکیوں کا نشانِ رہ بن کر
سُوئے منزل چلیں گے پیر و جواں

یوں تو ہم ہیں بہت بہت کمزور
لیکن اک بات ہے سکوں ساماں

وہ جو ہے قادر و قدیر خدا
جس کے قبضہ میں ہیں تمام جہاں

اُسکی چٹکی میں جو بھی آجائے
اسکی ہوتی ہیں قوتیں جہاں

وہ کسی چیز سے نہیں ڈرتا
ساتھ چلتے ہیں اسکے کرّوبیاں

اس کی کمزوریاں بھی طاقت ہیں
اسکی سب مشکلات ہیں آساں

اے خدا تو مجھے نظر میں رکھ
ہر دعا حلقۂ اثر میں رکھ

(نسیم سیفی)

شرح چندہ روزنامہ الفضل

سالانہ چندہ	۴۰۰-۰۰ روپے
ششماہی	۲۰۵-۰۰ ،،
سہ ماہی	۱۰۵-۰۰ ،،
خطبہ نمبر سالانہ	۱۰۰-۰۰ ،،
فی پرچہ	۱-۵۰ ،،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقربان الٰہی کی سُرخروئی

مقربانِ الٰہی پر آنے والے مصائب اور ابتلاؤں کے پیچھے فتوحات و برکات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

—(قسط اوّل)—

"وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لیے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے" (حضرت اقدس بانی سلسلہ)

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

قرآنِ عظیم ایک غیر محدود جہان ہے۔ یہ دیگر بے شمار علوم کی طرح وحی و رسالت کی مستند تاریخ کا بھی حامل ہے خدا کی اس آخری کتاب نے نہ صرف تمام انبیاء علیہم السلام کو ان الزامات سے پاک قرار دیا جو ان کے ماننے والوں یا دیگر قوموں نے ان پر لگائے تھے بلکہ ان مقدس اور ربانی مامورین کے صحیح اور مصفّا چہرہ کو پیش کرتے ہوئے ان کے باطنی اور روحانی کمالات میں سے بالخصوص توکل علی اللہ اور صبر و استقامت کے پہلوؤں کو خوب اجاگر کیا ہے۔

فرقان حمید میں جن انبیاء کا واضح رنگ میں ذکر ملتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام (قبل بعثت نبوی ۴۷۳۹ سال بحساب قمری و ۴۵۹۸ سال بحساب شمسی تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۲ حاشیہ)

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام (تاریخ طبری کے مطابق حضرت نوحؑ سیدنا آدمؑ کے ہزار سال بعد آئے)

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (۲۵۶۴ ق م۔ خطبات محمود جلد دوم صفحہ ۱۸۹)

۴۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام۔

۵۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام۔

۶۔ حضرت لوط علیہ السلام۔

۷۔ حضرت یعقوب علیہ السلام (۲۰۰۰ قبل از مسیح ارض القرآن جلد ۲ صفحہ ۴)

۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام (۱۸۰۰ قبل مسیح تاریخ اقوام عالم صفحہ ۱۵۴)

۹۔ حضرت ھود علیہ السلام۔

۱۰۔ حضرت صالح علیہ السلام۔

۱۱۔ حضرت شعیب علیہ السلام۔

۱۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حضرت مسیحؑ سے چودہ سو سال قبل انسائیکلو پیڈیا آف بریٹینکا کو ٹرانسائیکلو پیڈیا)

۱۳۔ حضرت ہارون علیہ السلام۔

۱۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام (۱۰۰۰ ق م ارض القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۲)

۱۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام۔

۱۶۔ حضرت الیاس علیہ السلام (۹۰۰ ق م)

۱۷۔ حضرت یونس علیہ السلام (۸۰۰ ق م پاپولر انسائیکلو پیڈیا)

۱۸۔ حضرت ذوالکفل (حزقیل) علیہ السلام۔

۱۹۔ حضرت الیسع علیہ السلام (یسعیاہ نبی) ۷۴۰ تا ۷۰۱ ق م نیو سینچری سائیکلو پیڈیا)

۲۰۔ حضرت ادریس (حنوک) علیہ السلام۔

۲۱۔ حضرت ایوب علیہ السلام۔

۲۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام۔

۲۳۔ حضرت یحیٰی علیہ السلام۔

۲۴۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔

۲۵۔ سید المرسلین خاتم النبیّن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ولادت ۲۰ اپریل ۵۷۰ء وفات ۲۶ مئی ۶۳۲ء)

اب میں بطور نمونہ بعض انبیاء علیہم السلام کے بعض ایمان افروز واقعات صبر و توکل عرض کرتا ہوں۔

حضرت آدم علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام سے سلسلہ وحی و رسالت کا آغاز ہوا۔ ابلیس اور اس کے ساتھیوں کے باعث آپ کو ہجرت کرنا پڑی (بقرہ: ۳۷) قدیم مذہبی لٹریچر کے مطابق آپ کو مع اپنی زوجہ محترمہ حضرت حوا علیہا السلام کے لنکا میں آنا پڑا (سبحۃ المرجان از بلگرامی) اس عظیم ابتلا کے وقت آپ نے جنت کے ورقوں (یعنی استغفار) کے ذریعہ خدا کے فضل کو جذب کیا اور نسل آدم تیزی سے پھیلنے لگی اور بالآخر ساری دنیا پر محیط ہوگئی۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کا آپکی قوم میں بڑا شدید ردّ عمل ہوا اور باوجودیکہ آپ نے دعوت الی اللہ کے لئے خلوت اور جلوت ہر اعتبار سے اتمام حجت کی مگر قوم نے انکار اور عذاب پر اصرار کیا (سورۃ ھود: ۳۳) آپ نے فرمان خداوندی کے ماتحت کشتی تیار کی تو آپ کو نشانہ مذاق بنایا حتیٰ کہ سگا بیٹا آخر دم تک آپ کے خلاف کمربستہ رہا۔ اس انتہائی دردناک ماحول کے باوجود حضرت نوح کمال صبر و استقامت سے دعاؤں اور اصلاح و تربیت میں مصروف رہے بالآخر ان کے آنسو طوفان بن گئے اور سوائے مومنوں کے سب نذرِ آب ہو گئے اور پھر آپ پر ایمان لانے والوں سے انسانیت کے ایک جدید دور کی ابتداء ہوئی آپ کی شریعت کا زمانہ ایک ہزار سال تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

آپ کی قوم بلکہ والد بھی بت پرست تھا۔ خلعت ماموریت عطا ہونے کے بعد آپ نے قوم کے دانشوروں کو مناظروں اور مباحثوں میں شکست فاش دی اور چاند اور سورج کے معبود نہ ہونے پر ایسے دلائل دیئے کہ انہیں ساکت و صامت ہونا پڑا۔ تبلیغی میدان میں ناکامی کے بعد قوم نے لاجواب ہو کر آپ کو آگ میں زندہ جلا دینے کی سازش کی مگر ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبرانہ شان و تمکنت کے ساتھ پرچم توحید کو تھامے رہے اور عرش کے خدا نے بھی معجزانہ طور پر آگ کو گلزار میں بدل دیا (سورۃ انبیاء: ۶۹ سورہ صافات: ۹۹) اس اعجازی نشان کے ظہور کے بعد آپ اپنے وطن سے ہجرت کر گئے جہاں خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان نسل کی بشارت دی نیز آپ کی اولاد میں سے ہی ظہور پیغمبر آخر الزمان کا وعدہ فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے عہد مبارک میں اور بھی کئی ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گذرنا پڑا جن میں اپنی پیاری بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور پیارے اکلوتے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہجرت اور واقعۂ قربانی خاص طور پر قابل ذکر ہے اور جس کی عظیم یاد قیامت تک حج کے عالمی اجتماع کی صورت میں پوری شان و شوکت سے قائم رہے گی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یہ خصوصیت کہ اپنے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنا سر قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ تاریخ انبیاء میں ایک ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ کتاب اللہ نے ایک تاریخی واقعہ کا تذکرہ نہایت پر کیف انداز میں کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ سے پوچھا کہ میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام جن کی تربیت روحانی خانوادہ نبوت میں ہوئی تھی اور جو زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کا علم رکھتے تھے بلا تامل اپنے تئیں ذبح کئے جانے پر تیار ہو گئے اور عرض کیا۔

(اس وقت بیٹے نے) کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ (الصّٰفّٰت۔ ۱۰۴)

گو حضرت اسماعیل علیہ السلام خدائی تصرف کے مطابق ذبح نہ کئے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے اس عظیم امتحان میں کامیابی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے ذکر کو آخرین تک قائم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھنے کا آسمانی فیصلہ فرمایا۔ (صٰفٰت: ۱۰۹)
زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر سچے وعدوں والے خدا کے نوشتے کبھی بدل نہیں سکتے اور سات ہزار سالہ مذہبی تاریخ اس پر گواہ ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائیوں کے منصوبہ سے کنوئیں میں ڈالا جانا اور برسوں قیدخانہ میں رہنا اور پھر فرعون مصر کے وزیر مالیات بننے کا تفصیلی ذکر سورہ یوسف میں مذکور ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آزمائشوں کی خاردار وادیوں میں اولوالعزم پیغمبر کو گزرنا پڑا۔ مگر آپ توکل، صبر اور استقامت کا پھریرا لہراتے ہوئے آگے ہی بڑھتے چلے گئے خدا کی قدرت جس یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے چند روپوں میں بیچ دیا خدا نے اُسے تختِ شاہی پر بٹھا دیا۔ والقدرۃ للہ و للہ درّ القائل ے

ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع و عُسر و یُسر
تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا بختیار
جس کو چاہے تختِ شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار

حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی طرف بھیجے گئے تھے۔ آپ کے مخالفین میں سے نو آئمۃ الکفر نمایاں تھے جنہوں نے پوری قوم کو آپ کی تبلیغی و اصلاحی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کے لئے متحدہ محاذ قائم کیا اور باوجود خدائی وعید کے آپ کی اونٹنی کی کونچیں نہایت بیدردی سے کاٹ ڈالیں اور یقین کر لیا کہ اب خدا کی آواز ہمیشہ کے لئے اس ملک میں خاموش کر دی گئی ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کے دل پر اس ناپاک اور ظالمانہ اقدام سے ایک قیامت ٹوٹ پڑی مگر وہ بے بس تھے اور سوائے صبر و دعا ان کے لئے کوئی چارہ نہ تھا مگر عرش پر آپ کی نیم شبی دعاؤں کی ایسی دھوم مچی کہ خدا کی آسمانی عدالت کا فیصلہ خوفناک زلزلہ کی صورت میں صادر ہو گیا اور یہ بدبخت اور ظالم قوم پیوندِ خاک ہو گئی۔ قرآن مجید کی متعدد سورتوں میں حضرت صالح علیہ السلام کے اس واقعہ کا ذکر آتا ہے۔ مثلاً نمل۔ اعراف۔ ھود۔ شعراء وغیرہ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام شارع نبی تھے جنہیں آپکے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے ہمراہ فرعون مصر تک پیغام حق و صداقت پہنچانے کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ آپ نے اس ذمہ داری کو نہایت کامیابی کے ساتھ ادا کیا۔ فرعون سے براہ راست مناظرہ کیا، نشانات دکھلائے اور فرعون کے جادوگروں کا مقابلہ کر کے اتمام حجت کر دی۔ بایں ہمہ آپ کو فرعونِ وقت کے ہاتھوں برسوں تک قدم قدم پر شدید مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ فرعون کے ظلم و تشدد نے قبول حق کے دروازے بند کر دیئے اور بہت کم لوگوں کو آپ پر ایمان لانے کی جرأت ہو سکی لیکن حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام برابر دعوت الی اللہ میں سرگرم عمل رہے۔ نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ خدا نے خود ایسے سامان پیدا فرمائے کہ فرعون مصر کے اقتدار کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور وہ اور اس کے ساتھی غرق کر دیئے گئے۔
(سورہ بقرہ۔ اعراف۔ یونس۔ وغیرہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام موسوی شریعت کے تابع نبی تھے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ٹھیک چودھویں صدی میں بنی اسرائیل کے گھرانوں کو متحد کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ کی آمد کا مقصد وحید آنحضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور قدسی کی بنی اسرائیل کو خوشخبری دینا تھا "آسمانی بادشاہت" کا محاورہ آپ نے آنحضور کے دور مبارک ہی کے لئے استعمال فرمایا۔ آپ کی جدوجہد کا محور تورات کی تعلیم اور اس کی پیشگوئیوں کی منادی کے سوا کچھ نہیں تھا لیکن حضرت موسیٰ اور توراۃ کی محبت کا دم بھرنے والوں نے شریعت موسویہ کے تحفظ کے نام پر آپ کو اپنی ملت سے خارج قرار دیا۔ ان کی ولادت اور نبوت دونوں پر زبردست تنقید کی اور جب تک انہوں نے رومی عدالت سے آپ کو پھانسی دینے کا فیصلہ نہیں کرا لیا وہ چین سے نہیں بیٹھے۔ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی، آپ کے مصائب اور خدا کی نصرتوں کی ایسی روح پرور تصویر کھینچی ہے کہ انسان کے دل و دماغ پر خدائے حکیم و قدیر کے گویا تخت قائم ہو جاتے ہیں۔ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ وہی خدا جس نے نوح، ابراہیم، لوط، صالح اور موسیٰ کے دشمنوں کے منصوبوں کو پاش پاش کر دیا۔ اسی قادر و توانا خدا نے اپنی باریک تدبیر سے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر مارنے اور آپ کی تحریک کو معدوم کرنے کی یہودی کوششوں کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا اور آپ کو اور آپ کے سچے متبعین کو اسی دنیا میں وجاہت اور غلبہ بخشا

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام نبیوں سے افضل اور جامع کمالات نبوت تھے اس لئے تاریکی کے فرزندوں نے اس نور مجسم ہی کو سب سے زیادہ تکالیف اور مظالم کا تختہ مشق بنایا اور صبر و توکل کے نمونے بھی سب سے بڑھ کر آپ ہی کے وجود مقدس سے ظہور میں آئے۔ اس دردناک مگر روح پرور حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں

"یہ تو گزشتہ انبیاءؑ کے ساتھ انسانوں کا سلوک تھا جبکہ ابھی خدا کے نور کا کامل ظہور نہیں ہوا تھا۔ لیکن جب اس کامل ظہور کا وقت آیا اور جزیرہ نمائے عرب کے افق سے وہ ابدی صداقتوں کا سورج طلوع ہوا تو بھی ان بے دین ظالموں نے اپنے تیور نہ بدلے۔ جب وہ دنیا کا سردار آیا جس کی ہزاروں سال سے آدم زادوں کو انتظار تھی اور جس کی راہ تکتے تکتے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اس دنیا سے گزر گئے۔ وہ جس کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا۔ جس کی شریعت سب شریعتوں سے زیادہ روشن اور جس کی شان سب نبیوں سے بلند اور بالا تھی۔ وہ انسانیت کا شرف، وہ خدا کے جلال اور جمال کا مظہر، وہ سب نبیوں سے زیادہ معصوم نبیؐ جب دنیا میں ظاہر ہوا تو اس کو بھی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا اور ایسے دردناک ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا کہ اس کی نظیر تاریخِ مذاہب میں نظر نہیں آتی

وہ سارے مظالم جو گزشتہ انبیاءؑ پر علیحدہ علیحدہ توڑے گئے تھے اس ایک نبیؐ اور اس کی جماعت پر توڑے گئے۔ انہیں چلچلاتی دھوپ میں تپتی ریت پر ننگے بدن لٹایا گیا اور ان کی چھاتیوں پر دہکتے ہوئے پتھروں کی سلیں رکھی گئیں۔ انہیں مکہ کی پتھریلی گلیوں میں مرے ہوئے جانوروں کی طرح رسیاں باندھ کر گھسیٹا گیا۔ سالہا سال تک ان کے مقاطعے کئے گئے انہیں بھوک اور پیاس کی شدید اذیتیں پہنچائی گئیں۔ کبھی ان کو تنگ اندھیری کوٹھڑیوں میں قید کیا گیا اور کبھی کے اموال و متاع لوٹ کر گھروں سے نکال دیا گیا کبھی بیویوں کو خاوندوں سے چھڑایا گیا کبھی خاوندوں کو بیویوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ مقدس حاملہ عورتوں کو اونٹنیوں سے گرا کر ان پر قہقہے لگائے گئے اور وہ اس صدمہ سے جاں بحق ہو گئیں۔ ان پر عبادت کے دوران اونٹوں کی اوجھڑیاں پھینکی گئیں ان کو گالیاں دی گئیں اور گلیوں کے اوباشوں نے ان کی تحقیر اور تذلیل کی۔ دنیا کے ذلیل ترین آوارہ لونڈوں نے جھولیوں میں بھر بھر کر ان پر پتھر برسائے۔ یہاں تک کہ دنیا کا مقدس ترین خون طائف کی گلیوں میں بہنے لگا۔ ان کو زہر دیئے گئے۔ ان پر شعلہ آسا جنگوں کی آگ بھڑکا دی گئی۔ اور تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح ذبح کیا گیا ان پر تیروں اور پتھروں کی بارشیں برسائی گئیں اور اُحد کی سرزمین گواہ ہے کہ سنگدل سفاکوں نے کائنات کی معصوم ترین ہستی کا بدن پے در پے زخموں سے چھلنی کر دیا۔ ہاں ان کو نیزوں میں پرو دیا گیا اور ان کے سینے چیر کر ان کے جگر چبا لئے گئے اور وہ کام جو روم کے سفاک بادشاہ جنگل کے درندوں سے لیا کرتے تھے عرب کے درندہ صفت انسانوں نے خود کر کے دکھا دیئے۔

مذہب کے نام پر یہ بے مثال خونریزی صرف اس لئے کی گئی کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ رَبُّنَا اللّٰہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور مذہب کے نام پر یہ خونریزی صرف اس لئے کی گئی کہ مشرکین مکہ کے نزدیک یہ لوگ "مرتد" تھے۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا اور آپ کے ماننے والوں کا نام مشرکین نے صابی رکھ دیا تھا۔ صابی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو اپنا آبائی دین چھوڑ کر کوئی نیا دین اختیار کر لے۔ چنانچہ انہوں نے وہ سارے طریق اختیار کئے جو ان سے پہلے مذہب کے نہ ماننے والے انبیاءؑ اور ان کی جماعتوں کے خلاف اختیار کرتے آئے تھے۔ ایک لمبا زمانہ ہے ان تکلیفوں کا جو مذہب کے نہ ماننے والوں نے مذہب کے علمبرداروں کو دیں بلکہ ایک ایسی قوم کو دیں جو مذہب کے آسمان پر چاند اور سورج بن کر چمکے تھے جو مذہبی ارتقاء کی انتہاء تھے جن کے طے شدہ مقامات سے آگے اور کوئی مقام نہ تھا۔ جن سے بہتر لوگ نہ کبھی کسی پہلے مذہب نے پیدا کئے تھے نہ آئندہ کبھی اس دنیا میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ نبی، وہ خالقِ کائنات کا شاہکار اور اس کے شیدائی نہایت ہی صبر اور حلم کے ساتھ اور غیر معمولی قوتِ برداشت کے ساتھ ان مظالم کو سہتے رہے اور اُف تک نہ کی اور اپنے دکھوں اور اپنی قربانیوں اور اپنے بہتے ہوئے خون سے یہ ثابت کر دیا کہ ظالم اور فسادی مذہب کے مخالفین ہوا کرتے ہیں۔ مذہب کے ماننے والے نہیں۔

حرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ صبر و تحمل کی صفات کے لاثانی اظہار کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ کی پاک سیرت

حضور کے بیان فرمودہ واقعات و ارشادات کی روشنی میں

معجزانہ تائید

"ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے انکے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی مجھے خبر بھی نہ تھی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی رہے پس اسمیں کون سی تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیمؑ پر آگ ٹھنڈی ہو گئی"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۹۴)

ہمارے کام معجزوں سے ہونگے

"ہمارے سامنے جو کام آیا ہے وہ آسان نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ ہمارے دو کام ہیں۔ اندرونی طور پر قوم کو درست کرنا اور تقویٰ و طہارت کا گمشدہ راستہ انکو دوبارہ دکھانا اور اس پر چلانا۔ اور دوسرا بیرونی حملوں کو روکنا اور کسرِ صلیب کرنا۔ یہ ہر دو کام ایسے مشکل ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے خاص معجزہ نما کاموں کے معمولی انسانی کوششوں سے کبھی یہ کام پورا نہیں ہو سکتا"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۵۷)

(مرتب: مرزا خلیل احمد صاحب قمر۔ وقف جدید ربوہ)

کے شادیانے بجنے لگے۔ اس روز دنیا کے ظالم ترین انسان معاف کئے گئے تپتی ریت پر بے کس غلاموں کو لٹانے والے بھی معاف کئے گئے۔ چلچلاتی دھوپ میں مکّہ کی گلیوں میں ناداروں کو گھسیٹنے والے والے بھی معاف کئے گئے۔ اس روز معصوم انسانوں پر پتھروں کی بارش برسانے والے بھی معاف کئے گئے اور قاتل اور فسادی اور بدعہد اور لٹیرے بھی معاف کر دیئے گئے اور ابھی کچھ مدت نہ گزری تھی کہ ان سنگدلوں کو بھی معاف کر دیا گیا جنہوں نے معزز انسانوں کے سینے چیر کر ان کے دل اور جگر چبالئے تھے۔ (مذہب کے نام پر خون صفحہ ۱۲۔۱۴)

(جاری ہے)

رحم اور شفقت اور عفو کے وہ کمال دکھائے کہ عقلِ انسانی حیران ٹکٹکی باندھے دیکھتی ہے کہ یہ کون لوگ تھے اور کیسے ان ارفع مقامات تک جا پہنچے۔ چنانچہ اس وقت جبکہ خدائی نصرت کے وعدوں کے ایفاء کا وقت آیا اور کفار مکّہ کی گردنیں ان کے ہاتھ میں دی گئیں۔ جب دس ہزار قدوسیوں کی چمکتی ہوئی تلواروں کی زد میں عرب کے سفّاک سرداروں کے بدن کانپنے لگے۔ تو مکّہ کی اینٹ اینٹ گواہ ہے کہ تاریخ عالم نے ایک عجیب معاملہ دیکھا اور قتلِ عام کے فرمان کی بجائے مکّہ کی فضاؤں میں "اب تم پر کسی قسم کی ملامت نہ ہوگی" (یوسف ۹۳)

دعائے مغفرت

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم عبد الرحیم صاحب کویتی ابن ماسٹر محمد مولا داد صاحب حال دار الیمن ربوہ ۱۵ اکتوبر کی شام کو کویت میں کار کے المناک حادثے میں انتقال کر گئے۔ مرحوم میاں سلطان احمد درویش قادیان کے نواسے تھے ۲۰ اکتوبر کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر مرحوم کی نماز جنازہ بیت المہدی میں ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ بعد میں مرحوم کے موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم بڑے ملنسار اور انسان دوست آدمی تھے سلسلہ احمدیہ کے ساتھ خاص لگاؤ تھا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکیاں اور دو لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان خصوصاً عمر رسیدہ والد صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خلیل احمد ناصر دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

خاکسار کی والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ موصیہ اہلیہ چوہدری رحمت علی سکنہ نفیس نگر مورخہ ۱۲/۸۷ بروز جمعرات ۲ بجے سہ پہر مختصر علالت کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ کی عمر ۸۵ سال تھی ۱۹۲۲۔۲۳ء کے درمیان قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کی بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئیں سلسلہ اور دین سے نہایت محبت رکھتی تھیں۔ نماز جمعہ اکثر دارالامان قادیان جاکر پڑھتی تھیں۔ چونکہ ہمارا گاؤں "بیری" قادیان سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا مرحومہ نیک اور تہجد پڑھنے والی خاتون تھیں ۱۹۴۷ء میں وصیت کی۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ گہرا تعلق اور عقیدت رکھتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگانِ دین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(چوہدری نذیر احمد زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ نفیس نگر ضلع تھرپارکر)

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد سرور صاحب ظفر آف غازی آباد لاہور ۱۲/۱۳ اکتوبر کی درمیانی شب رات ۱۱ بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک انتقال کر گئیں مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بچیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار عبد المجید بھٹی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

احمدیوں کے خلاف پولیس کی کاروائیاں

نظارت امور عامہ ربوہ نے جماعت احمدیہ کے خلاف مختلف مقامات پر ہونیوالی پولیس کی ظالمانہ کارروائیوں کی تفصیل جاری کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

گوجرانوالہ:۔ ۲۳/۲۲ اکتوبر کی درمیانی رات پانچ احمدیوں کو پولیس نے ۲۹۸-سی کے تحت گرفتار کر لیا۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

مکرم محمد بوٹا صاحب۔ مکرم یوسف احمد صاحب مکرم انجم پرویز صاحب۔ مکرم سعید احمد صاحب اور مکرم محمد عمران صاحب۔

یہ افراد رات کے وقت ایک اشتہار بنام "ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے کھلے خط کے جواب میں" شہر کی سڑکوں پر چسپاں کر رہے تھے۔

فیصل آباد۔ مذکورہ بالا اشتہار تقسیم کرنے کے الزام میں مکرم محمد افضل بٹ صاحب کے خلاف پولیس نے ۲۹۸-سی کے تحت پرچہ درج کر لیا۔

صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے

نتیجہ سالانہ مقالہ نویسی خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امسال سالانہ مقالہ کا عنوان "خدام الاحمدیہ کے پچاس سال" تھا۔ نتیجہ حسب ذیل رہا۔

اوّل:۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب ناصر۔ دار الرحمت شرقی ربوہ۔

دوم:۔ مکرم سید بشارت احمد شاہ صاحب عزیز آباد کراچی۔

سوم:۔ مکرم کرامت حسین صاحب مختار۔ اورنگی ٹاؤن کراچی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز بابرکت کرے۔ اور آئندہ بھی کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس انصار اللہ کی دعائیہ فہرست

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی منسوخی اور حالیہ سیلاب کے پیش نظر سو فیصد بجٹ ادا کر کے دعائیہ فہرست میں شمولیت کی تاریخ ۳۰ اکتوبر سے بڑھا کر ۱۰ دسمبر کر دی گئی ہے۔

اب جو مجالس اپنے بجٹ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۸ء تک ادا کر دیں گی ان کے نام دعائیہ فہرست میں شامل کر لئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(قائد مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ استادِ گرامی
ملک مبارک احمد صاحب مرحوم و مغفور

مکرم یعقوب امجد صاحب — کھاریاں

آج اُستادِ گرامی محترم ملک مبارک احمد صاحب کے اسمِ گرامی کے ساتھ "مرحوم و مغفور" لکھتے ہوئے دل حزیں نالاں، چشم نم پریشاں، تو قلمِ تحریر لرزاں ہے۔ اس لئے کہ اُن کا دفعتہً دارِ فانی سے دارِ جاودانی کے لئے رختِ سفر باندھ لینا اس عاجز کے لئے آج بھی ناقابلِ یقین ہے۔

۱۹۴۸ء میں جب وہ جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے تو اُن سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا، ایسا کہ موت کے ظالم پنجے کے سوا اور کوئی ہاتھ اس مقدس رشتے کو توڑ نہ سکا۔ اس رشتے کو اُستوار رکھنے میں محترم ملک صاحب مرحوم کا کردار اس ناچیز سے کہیں نمایاں رہا۔ اس لئے یہ تعلق اُستوار سے اُستوار تر ہوتا چلا گیا۔ اُن کی ذاتِ گرامی سراپا شفقت تھی۔ اُن کا تبحّرِ علمی بے مثال تھا، مگر ظاہری رکھ رکھاؤ سے ہمیشہ دُور رہے۔ ان کی سادگی میں اُن کی پُرکاری پوشیدہ تھی اور تادمِ مرگ پوشیدہ رہی۔ وہ سعادت مند طلبہ، جن کو اُن کے قرب میں رہ کر ان کی شخصیت کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہوگا، وہ یقیناً گواہی دیں گے کہ وہ اُستاد جو عمر بھر جُبّہ و عمامہ سے بے نیاز ہو کر خاموش کارکن بن کر سرِ تسلیم و رضا خم کئے، اپنے وقف کے عہد کو نبھاتے ہوئے اُس ذاتِ بے نیاز کے حضور جا ئز خرو ہوا وہ کس پائے کا۔ عالم بے بدل۔ اور فاضلِ اجل تھا؟ ان کی ذات عربی علم و ادب اور انشاء کا ایک دریائے رواں تھی، جسے کبھی بھی بند نہیں پایا تھا۔

اس ناچیز نے ۱۹۵۰ میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد، جب عملی زندگی میں قدم رکھا اور شعبۂ تعلیم و تدریس سے وابستہ ہوا، تو اکثر و بیشتر ملاقات کے لئے دست بستہ حاضری کا موقع ملتا رہا۔ اُن سے علمی مشورے اور استفادے کا عمل جاری رہا اور ہر دفعہ کوئی نہ کوئی تازہ علمی نکتہ حاصل ہوتا رہا۔ وہ ساٹھ سال کی عمر پر سبکدوش ہوئے، مگر اُن کے جوہرِ قابل کی بدولت ان کو دوبارہ جامعہ احمدیہ میں تعینات کر دیا گیا۔ وہ خود بھی تعلیم و تدریس سے دلی لگن رکھتے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ اُن سے کیسی بھی علمی گفتگو ہو رہی ہو، مگر گھنٹی کی آواز سنتے تو فرماتے اب میری کلاس شروع ہو رہی ہے۔ اس لئے باقی باتیں پھر ہوں گی"۔ اس سے ان کی شعبۂ تعلیم سے وابستگی اور جذبۂ فرض شناسی کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

وہ اپنے دور کے ایک جید عالم تھے۔ جماعت کے اہلِ نظر اُن کے خاموش علمی و قلمی جہاد سے خوب واقف ہیں۔ خصوصاً عربی زبان و ادب اور انشاء ہیں، جو ریاض انہوں نے کیا، اور کمال انہوں نے پایا، اس کی نظیر خال خال ہی نظر آتی ہے وہ بے شک عربی انشاء کے ماہر لکھاری تھے۔ ان کے قلمِ بلاغت نظام نے ۔البشریٰ۔ کی ادارت کے دور میں خوب جوہر دکھائے۔ اُن کی بلاغت کا ایک نمونہ درج کیا جاتا ہے۔

ایک روز یہ عاجز ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ دورانِ گفتگو عرب ممالک کے تذکرے ہونے لگے۔ حتّٰی کہ عربوں کے مزاج، کلچر اور تہذیب و تمدن وغیرہ کا ذکر چل نکلا۔ اسی اثنا میں محترم ملک صاحب نے اپنا ایک عربی مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس مضمون کی جامعیت اور لسانی خوبی قابلِ داد تھی۔ اس کا ایک ایک جملہ پُر لطف، انشائے لطیف کا نمونہ تھا۔ بعض جملے بلاغت و اختصار کے ایسے مقام پر تھے کہ یقیناً دریا کوزے میں بند نظر آتا تھا۔ عربوں میں عراق اور شام دونوں کو جنگ و جدل اور جوش و خروش کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ ماضی کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ یہ دونوں ملک اکثر معرکہ آرائیوں میں پیش پیش رہے۔ حتّٰی کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد بھی ان کا یہی کردار ہمارے سامنے ہے۔ الغرض ان دونوں کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے محترم ملک صاحب نے ایک جملہ تحریر فرمایا تھا العراق عراكٌ و السورية ثورةٌ۔ اس ایک جملے کو پڑھ کر اہلِ نظر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس میں کتنی فصاحت و بلاغت ہے؟ مگر جس مفہوم کے لئے یہ جملہ لکھا گیا ہے وہ آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کی طرح روشن ہے۔

ایک دفعہ انہوں نے مجھے ایک مختصر سا خط دکھایا یہ خط علامہ علاؤ الدین صاحب صدیقی کا تھا۔ علامہ صاحب موصوف ان دنوں ۔ اسلامی نظریاتی کونسل ۔ کے چیئرمین تھے۔ انہوں نے محترم ملک صاحب موصوف سے چند پرچے ۔ البشریٰ ۔ کے منگوائے تھے۔ چنانچہ محترم ملک صاحب نے ان کے مطلوبہ پرچے ان کو بھجوا دیئے اور ایک خط عربی زبان میں تحریر فرمایا۔ اُس خط کے جواب تشکّر کے طور پر علامہ علاؤالدین صدیقی صاحب کا جو خط آیا، وہ بھی اس ناچیز کو ملک صاحب نے دکھایا۔ وہ خط کیا تھا، صرف دو تین عربی جملے تھے اور وہ بھی میرے استادِ گرامی محترم ملک صاحب کے خط سے خوشہ چینی کے ذریعہ لکھے گئے تھے۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ علامہ کہلانے والے پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کا تبحرِ علمی اتنا ہی گہرا ہے کہ میرے ایسا ذرہ بے مایہ بھی بآسانی اس کی تہ تک پہنچ جاتا ہے۔

محترم ملک صاحب کے قلم کی روانی و جولانی خوب تھی۔ جب وہ ترجمے کا کام کرتے تو ان کے لکھنے کا انداز اتنا پیارا اور عمدہ تھا کہ میں نے ایسا عربی رسم الخط بہت کم دیکھا ہے ان کی تحریر کو دیکھ کر اہلِ عرب کا گمان گزرتا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ ان کی تحریر کو اگر ان کا نام لکھے بغیر کسی عرب کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ ہرگز اُس کے متعلق یہ نہیں کہہ سکے گا کہ یہ کسی عجمی کی تحریر ہے۔

محترم ملک صاحب تادمِ واپسیں جامعہ احمدیہ میں استاد کے طور پر تعلیم و تدریس میں مشغول رہے۔ ایک سال تک قائم مقام پرنسپل کے طور پر خدمات بجا لانے کا موقع ملا۔ مگر اس دوران بھی شغلِ تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ فرمایا کرتے تھے: تدریس بند کرنے سے تحقیق و جستجو کا ذوق کم ہو جاتا ہے اور یہ مجھے گوارہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی اُن سے ملاقات ہوتی تو وہ کوئی نہ کوئی نیا علمی نکتہ بیان فرماتے۔

۱۲ ستمبر ۱۹۸۸ کو اس عاجز کو آخری بار حاضری دینے کا شرف حاصل ہوا۔ کچھ دیر وہ بستر پر لیٹے رہے اور یہ عاجز انکو دیکھ دیکھ کر اندر ہی اندر غم کھا رہا تھا کہ صرف چند روز پہلے جب یہ عاجز حاضر ہوا تھا تو آپ کمزوری کے باوجود ہشاش بشاش تھے۔ اور جامعہ احمدیہ کے کتب خانے میں حسبِ معمول محوِ مطالعہ تھے مگر آج ان کی نقاہت کا جو عالم تھا وہ مجھے لرزا رہا تھا۔ اس کے باوجود وہ لیٹے لیٹے گفتگو فرماتے رہے اور حسبِ معمول علمی باتوں کی طرف آ گئے میں نے مزاج پرسی کی تو فرمایا: بس اب ذرا اٹھنے کی خرابی ہے۔ انشاء اللہ العزیز صحت ٹھیک ہو جائے، تو کام شروع کر دیا جائے گا۔ اس ناچیز کے ساتھ انہوں نے تذکرہ فرمایا تھا کہ "قرآن مجید" کا اردو ترجمہ کرنے کا ارادہ ہے اس لئے کہ عربی زبان کے اعتبار سے نیا ترجمہ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ تیمارداری کے دوران بھی اُن سے جو گفتگو ہوتی، وہ اکثر علمی باتوں کی طرف کھینچ کر لے جاتے اور موقع بموقع متنبّی کے اشعار سنایا کرتے تھے، کبھی زبان کی دلیل کے لئے اور کبھی کسی نحوی اشارے کی وضاحت کے لئے۔ اللہ اللہ کیسا بلیغ مردِ قلندر تھا۔ ان کی سادگی کا یہ عالم کہ آخر تک نہ وہ "علامہ" کہلائے اور نہ اُن کے نام کے ساتھ "مولانا" کا رواجی لفظ لکھا گیا۔ حالانکہ اُن کے قلمِ بلاغت رقم سے متعدد عربی کتب ترجمے اور تصنیف کی صورت میں آج بھی موجود ہیں جو اُن کے لئے ہر اعزاز سے بالاتر ہیں۔

محترم ملک صاحب موصوف کا جسمانی رشتہ اگرچہ جہلم کی سنگلاخ زمین کے گاؤں دوالمیال سے تھا۔ مگر ان کا مزاج نہایت ملائم اور شفقت آمیز تھا۔ خاکسار نے ان کو کبھی غصّے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ جب دیکھا وہ سراپا شفقت و رحمت ہی نظر آئے۔ طبیعت میں انکسار کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آہ! وہ قیمتی وجود جو فی الحقیقت استادِ معانی اور دریائے فصاحت تھا وہ آج کہاں مل سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جنت الفردوس میں اتارے اور ان کے علمی ورثے کو زندہ رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ اُن کے عزیزان و پسماندگان کو صبرِ جمیل سے اس کوہِ غم کو برداشت کرنے کی طاقت دے۔ آمین۔

قراردادِ تعزیت

ممبران مجلس افتاء کے لئے یہ خبر افسوسناک ہے کہ سلسلہ کے دیرینہ خادم اور مجلس افتاء کے ایک ممبر ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ مختصر علالت کے بعد اچانک ماہ ستمبر ۱۹۸۸ء میں انتقال فرما گئے ہیں۔

محترم ملک صاحب مرحوم سلسلہ کے ایک منکسر المزاج اور محنتی کارکن تھے۔ عربی زبان میں مصر اور شام سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں تدریسی ذمہ داریوں کے علاوہ جماعت کے لٹریچر اور کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عربی ترجمہ کے کام میں آخر تک بڑی مستعدی سے منہمک رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات قبول فرمائے۔ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(سلطان محمود انور)

گمشدہ نقدی

خاکسار کی کچھ رقم مبلغ دو صد روپے (سو سو کے دو نوٹ) ۳ نومبر کو فیکٹری ایریا ربوہ سے یونائیٹڈ بنک گولبازار تک جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملیں تو ذیل کے پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مولوی صالح محمد فضل منزل فیکٹری ایریا ربوہ)

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ شاہینہ طاہرہ نے امسال ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا ہے۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو آئندہ بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ (سعیدہ بیگم ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۶۷۵۷۔ میں شائستہ پروین زوجہ عبدالسمیع خان صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/2 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۸-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۷ تولہ ۹ ماشہ مالیتی بتیس ہزار روپے (۲) حق مہر پانچ ہزار روپے ۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ:۔ شائستہ پروین زوجہ عبدالسمیع خان صاحب 18/2 دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد (۱) عبدالسمیع خان وصیت ۲۳۹۷۲ خاوند موصیہ۔ گواہ شد (۲) عبدالرشید وصیت ۱۶۵۵۳۔

مسل ۲۶۷۵۸۔ میں محمودہ بیگم زوجہ عبدالستار اقبال قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی و ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۷-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر ۶۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۳۲ گرام مالیتی ۸۸۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ محمودہ بیگم زوجہ عبدالستار اقبال دارالرحمت شرقی و ربوہ۔ گواہ شد (۱) عبدالستار اقبال وصیت ۱۷۹۵۶ خاوند موصیہ گواہ شد (۲) عبدالغنی وصیت ۱۳۶۹۹۔

مسل ۲۶۷۵۹۔ میں عبدالسلام اسلم ولد عبدالغنی صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/2 دارالرحمت شرقی و ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۷-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۵۸ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ عبدالسلام اسلم 8/2 دارالرحمت شرقی و ربوہ گواہ شد (۱) قریشی محمد شفیع وصیت ۲۵۹۳۲ گواہ شد (۲) عبدالشکور جاوید ولد عبدالجلیل خان سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی و ربوہ

مسل ۲۶۷۶۰۔ میں حافظ محمد اقبال احمد ولد چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب قوم وڑائچ پیشہ واقف زندگی عمر 1/2 ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/2 دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۷-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: (۱) پانچ ایکڑ زمین نہری واقع چک ۲۷۰ ضلع لیہ مالیتی پچیس ہزار روپے ۲۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۷۲/- روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ حافظ محمد اقبال وڑائچ 18/2 دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد (۱) مقصود احمد باجوہ وصیت ۲۵۹۶۰ گواہ شد (۲) فرید احمد تبسم وصیت ۲۵۸۷۶۔

مسل ۲۶۷۶۱۔ میں امیراں بی بی بنت نور محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹکڑا 58/3 کلیر اکلاں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۳-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) نقد مبلغ ۵۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی 1/2 ۲ گرام مالیتی ۶۵۰۰/- روپے (۳) چاندی ۱۲۰ گرام چھاتاں مالیتی ۶۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از بھائی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امیراں بی بی بنت نور محمد صاحب۔ گواہ شد (۱) عمر حیات سیکرٹری مال ٹکڑا 58/3 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد (۲) عبدالعزیز صدر جماعت احمدیہ ٹکڑا 58/3 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

الفضل کی توسیع اشاعت میں بھرپور حصہ لیں۔

عشرہ وصولی وقف جدید

امراء وصدر صاحبان، سیکرٹریان مال وقف جدید اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے ضروری گزارش

وقف جدید کے سالِ رواں کے ختم ہونے میں بہت کم وقت باقی ہے۔ لہٰذا وقف جدید کے چندوں کی وصولی کے لئے ۲۵ نومبر تا ۴ دسمبر ۱۹۸۸ء عشرہ وصولی وقف جدید منایا جارہا ہے۔ اس عشرہ کے دوران درج ذیل امور خاص طور پر پیش نظر رکھے جائیں۔

- ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کی جائے۔
- ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہی ہوئی ہے۔ ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔
- مجلس مشاورت ۱۹۸۸ء کے فیصلہ کے مطابق امسال معاونین خصوصی کی تعداد میں متعدد بہ اضافہ کیا جائے (صفِ اوّل ۱۰۰۰ روپے یا اس سے زائد۔ صفِ دوم پانچ صد سے زائد ۱۰۰۰ روپے سے کم)
- تمام بچے اور بچیاں وقف جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں۔ جن بچوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ وہ یکصد روپے یا اس سے زائد ادا کرکے ننھے مجاہدین اور ننھی مجاہدات کی صفوں میں شمولیت فرمائیں۔
- یہ تسلی کرلیں کہ ہر جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوچکے ہیں۔
- وقف جدید کا ایک اہم کام نگر پارکر میں تعلیم وتربیت اور خدمتِ خلق کا ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز (نگر پارکر)" ہے۔ احباب اس مد میں بھی حسب توفیق ضرور شمولیت فرمائیں۔
- کوشش فرمائیں کہ آپکی جماعت وقف جدید کی ہر مد میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ قربانی کرے۔ آخری اور ضروری گزارش یہ ہے کہ احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اپنے فضل سے اس کا مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور اس کے مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں قبول فرماتے ہوئے انہیں اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔ ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کے لئے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ — فون نمبر ۶۳۴
مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے نزدیک مرد و عورت دونوں برابر ہیں

مرد و عورت دونوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے

" کوئی نادان نادانی سے کہہ دے کہ اصل حقوق مردوں کے ہی ہیں یا سب حقوق عورتوں کے لیے ہی ہیں تو یہ اور بات ہے جو تنگ خیالی اور کوتاہ نظری کا پتہ دیتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ اس نے دونوں کو پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی مرد اس کے حکم کو توڑتا اور عورت فرمانبرداری کرتی ہے تو وہ عورت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مرد سے بدرجہا اچھی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عورت خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتی ہے اور مرد فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ مرد خدا تعالیٰ کے نزدیک اس عورت سے بدرجہا اچھا ہے۔ خدا تعالیٰ چونکہ دونوں کا خالق ہے اس لیے اس کا نہ صرف مردوں سے رشتہ ہے اور نہ صرف عورتوں سے اسکے نزدیک دونوں برابر ہیں۔ پس اس نے جو کلام بھیجا ہے وہ صرف مردوں کیلئے ہی نہیں بلکہ عورتوں کے لیے بھی بھیجا ہے۔ مگر مسلمانوں میں تعلیم کی کمی سے اور شریعت کی ناواقفی سے جہالت اور بے دینی پھیل گئی ہے ..... یہ خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو احکام آتے ہیں وہ مرد و عورت دونوں کے لیے ایک جیسے ہوتے ہیں اور جیسا ان پر عمل کرنا مردوں کیلئے ضروری ہوتا ہے ویسا ہی عورتوں کے لیے بھی ضروری ہے ....

...... اگر آدھا دین مردوں سے ہم تک پہنچا ہے تو آدھا عورتوں نے پہنچایا ہے آج وہ لوگ جو بڑے بڑے عالم مشہور ہیں اگر مرد صحابہ نبی کریم ؐ کے شاگرد ہیں تو عورتوں کے بھی ہیں اور علم شریعت کا وہ حصہ جو مردوں سے تعلق رکھتا ہے انہوں نے مردوں سے سیکھا ہے تو وہ حصہ جو عورتوں سے متعلق ہے عورتوں سے پڑھا ہے اگر مرد اور عورت دونوں اس معاملے میں کوشاں نہ ہوتے تو دین نامکمل رہ جاتا ...... مسلمانوں میں بڑی مشہور اور عالم عورتیں گزری ہیں۔ ایک عورت رابعہ بصری نام گزری ہیں۔ جب بھی وہ کوئی کلام کرتیں قرآن شریف کی آیت سے ہی کرتیں اور اگر جواب دیتیں تو بھی قرآن شریف سے ہی دیتیں انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام کشف اور رؤیا ہوتے تھے۔ اسی طرح کی اور بہت سی عورتیں ہیں جنہوں نے خدا کا قرب حاصل کیا خدا سے باتیں کیں۔ لیکن اس زمانہ میں کسی عورت سے ان باتوں کے متعلق پوچھو تو وہ یہی جواب دے گی کہ میں جاہل ہوں ان باتوں کے متعلق کیا جانوں گویا جاہل اور عورت ہونا انہوں نے ایک ہی سمجھا ہوا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی میرا دین سیکھنا چاہتا ہے تو آدھا عائشہ ؓ سے سیکھے ...... قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے کہ جو کوئی تقویٰ کرے اللہ تعالیٰ آپ اس کے لیے رستہ کھول دیتا ہے۔ جب عورتیں ایسا کریں گی تو کیوں انکی ترقی کا رستہ نہ کھل جائے گا اور کیوں اپنے لیے اور نیز دنیا کے لیے مفید اور بابرکت ثابت نہ ہونے لگیں گی "

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۴، ۵)

مربیان کرام توجہ فرمائیں

وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو رہا ہے اور اس سلسلہ میں وقفِ جدید کی طرف سے ۲۵ ر نومبر تا ۴ ر دسمبر ۱۹۸۸ء عشرہ وقفِ جدید منایا جا رہا ہے۔
آپ سے درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سعی فرمائیں اپنے دوروں اور خطبات میں احباب جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔ نیز اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں
(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبد الحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵ - ۶ - ۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک نزد ویٹر بکس ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینیجر: مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس — ربوہ

جدید نسخہ جات کے سیمپلز اور لٹریچر
ڈاکٹرز (ایم بی بی ایس) ہومیو پیتھک ڈاکٹرز اور حکیم صاحبان کے لئے خط آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ فون ۶۰۶/ ۷۷۱

دوا اندیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، خونی و بادی بواسیر، مرض اٹھرا، دائمی نزلہ و زکام، ذیابیطس، کالی کھانسی، دمہ — اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔
مکمل فہرست ادویہ و جنتری مفید طبی معلومات مفت طلب کریں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۲۴

روزنامہ الفضل دوبارہ جاری ہونے پر ہماری طرف سے احباب جماعت
اور ادارہ الفضل کو
دلی مبارکباد قبول ہو۔
منجانب ایاز میڈیکل ہال رحمت بازار ربوہ
ڈسپنسنگ - ڈریسنگ - اور ریٹیل، ہول سیل میتھیلیٹڈ سپرٹ
فون گھر - ۵۰۴ دوکان ۳۰۴

ایک نئے عزم کے ساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ
عنقریب ایک بہت بڑے رہائشی منصوبہ کا اقساط پر دینے کا اعلان کرنے والا ہے
نیز زرعی و سکنی دبوہ و ماحول ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کا
با اعتماد ادارہ فون دفتر 535 گھر 436

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴